145428 ـ عقد نكاح ہونے كے بعد علم ہوا كہ ولى يا گواہ تو قبروں كى عبادت كرتے ہيں

سوال

اگر نكاح ہونے كے بعد علم ہو كہ لڑكى كا ولى يا كوئى ايك گواہ قبروں كى عبادت كرنے اور غير اللہ كا وسيلہ پكڑنے اور غير اللہ كے نام پر ذبح كرنے والا مشرك ہے تو كيا عقد نكاح كى تجديد كرانا لازم ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

غير اللہ كو پكارنا اور غير اللہ كے ليے ذبح كرنا جائز نہيں جو كوئى بھى ايسا كرے وہ شرك اكبر كا مرتكب ہو كر ملت اسلام سے خارج ہو جائيگا؛ كيونكہ دعاء اور ذبح عبادات ميں شامل ہے اور عبادت صرف اللہ وحدہ لاشريك كى ہوگى اس ليے جس نے بھى غير اللہ كى عبادت كى تو وہ مشرك ہے.

ہمارى اس ويب سائٹ پر غير اللہ كے ليے ذبح كرنا اور غير اللہ كو پكارنا اور ان سے مانگنا وغيرہ كا حكم بيان كيا گيا ہے اس كى تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (979) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

دوم:

نكاح ميں ولى اور گواہوں كا مسلمان ہونا شرط ہے، اس ليے كسى كافر كو مسلمان عورت پر ولايت حاصل نہيں ہوگى اور عقد نكاح ميں كسى كافر كى گواہى بھى صحيح نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل علم كا اجماع ہے كہ كافر كو كسى مسلمان عورت پر كسى بھى حالت ميں ولايت حاصل نہيں " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 377).

اور ابن قدامہ ہى ايك مقام پر رقمطراز ہيں:

" نكاح دو مسلمان گواہوں كی گواہی سے ہی منعقد ہو گا، چاہے خاوند اور بیوی دونوں مسلمان ہوں، یا پھر خاوند اكیلا مسلمان ہو، امام احمد نےیہی بیان كیا اور امام شافعی كا بھی یہی قول ہے؛ كیونكہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں كے بغیر نكاح نہیں ہوتا " انتہی

دیكھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 7).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اگر آدمی نماز ادا نہ كرتا ہو تو اس كے لیے اپنی كسی بھی بیٹی كا نكاح كرنا حلال نہیں، اور اگر وہ نكاح كر بھی دے تو یہ نكاح فاسد ہوگا؛ كیونكہ مسلمان عورت كے ولی كے لیے مسلمان ہونا شرط ہے " انتہی

ماخوذ از: نور علی الدرب.

مزید فائدہ كے لیے آپ سوال نمبر (125363) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

سوم:

سوال میں تعیین نہیں كی گئی كہ شركیہ اعمال كا مرتكب كون ہے آیا لڑكی كا ولی یا كہ كوئی ایك گواہ؛ اس لیے اگر تو كوئی ایك گواہ غیر اللہ كے لیے ذبح كرنے اور قبروں كی عبادت كرنے والا ہے، اور عقد نكاح كے بعد نكاح كا اعلان بھی ہو چكا ہے تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ كے اختیار كردہ كے مطابق ان شاء اللہ نكاح صحیح ہے، كہ واجب تو نكاح كا اعلان كرنا ہے، چاہے گواہ نہ بھی ہوں.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" بلاشك و شبہ اعلان نكاح كے ساتھ نكاح صحیح ہے چاہے دو گواہ نہ بھی ہوں " انتہی

دیكھیں: الاختیارات الفقھیۃ (177).

مزید فائدہ كے لیے آپ سوال نمبر (124678) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

لیكن اگر ولی مشرك ہے تو پھر نكاح كی تجدید ضروری ہے؛ كیونكہ نكاح كا ولی ہونے میں مسلمان شرط ہے، اگر نكاح كے بعد ولی شركیہ اعمال سے توبہ كرچكا ہے تو وہ عقد نكاح كی تجدید میں نكاح كی ذمہ داری ادا كریگا، لیكن اگر اس نے توبہ نہیں كی تو پھر اس كے بعد والا كوئی قریب ترین مسلمان ولی نكاح كی ذمہ داری ادا كریگا.

اور دوسرا نكاح عدالت سے توثيق كرانے ضرورى نہيں كيونكہ پہلا نكاح رجسٹر كرايا جا چكا ہے، خاص كر جب دوسرا نكاح رجسٹركرانے ميں ضرر اور نقصان كا انديشہ ہو تو پہلے پر ہى اكتفا كيا جائيگاز

ولايت كے درجات اور مراتب معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (99696) اور (6690) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

يہ سب كچھ اس صورت ميں ہے جب ولى يا كسى ايك گواہ پركفر اور دين سے اخراج كا بالتعيين حكم لگايا جائے، ليكن اگر وہ نيا نيا مسلمان ہوا ہو اور اسے شرك كا علم نہيں يا پھر اس كا ملك اور علاقہ اہل علم سے دور ہے وہاں اسے اس كى غلطى سمجھانے والا كوئى نہيں، اور خالص توحيد بتانے والا كوئى نہيں تو پھر ان شركيہ اعمال ميں پڑنے كى وجہ سے اس پر كفر كا حكم نہيں لگايا جائيگا، بلكہ جہالت كى بنا پر اسے معذور سمجھا جائيگا، اور اس نے اپنا يا كسى دوسرے كا نكاح كيا ہے وہ صحيح شمار ہوگا، كيونكہ اسے اصل پر ركھتے ہوئے مسلمان كا حكم ديا جائيگا اور كفر كا حكم اسى صورت ميں ديا جائيگا جب اس پر حجت اور دليل قائم كر لى جائے.

اس طرح كے افراد پر ضرورى ہے كہ وہ علم حاصل كريں اور بااعتماد اور پختہ اہل علم سے دريافت كريں تا كہ بصيرت كے ساتھ اللہ كى عبادت كر سكيں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كسى معين شخص كو كافر قرار دينا اور اس كے قتل كو جائز كہنا اس موقوف ہے كہ اسے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى حجت اور دليل پہنچائى جائے جس كى مخالفت كرنے پر كفر ہوتا ہو، وگرنہ ہر وہ شخص جو دين كى كسى چيز سے جاہل ہو اسے كافر نہيں قرار ديا جائيگا " انتہى

ديكھيں: كتاب الاستغاثۃ (2 / 492).

واللہ اعلم .